رپورٹ: مهدی معاویہ

چمن چمن اُجالا

مرزا غلام قادیانی نے پوری امتِ مسلمہ کو غلیظ گالیاں دی ہیں۔

مرزا قادیانی نے سات سو روپے ماہانہ وظیفہ کے عوض لیپل گریفن کے دربار میں کرسی لی۔

ربوہ میں سولھویں سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس سے قائد تحریکِ ختم نبوت ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری، اور دیگر زعماءِ احرار کا خطاب۔

حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذاتِ گرامی کسی انسان کی مداح و منقبت کی محتاج نہیں۔ بلکہ جس کسی نے بھی آپ کی شان میں مدح کہی ہے اسکا اپنا مرتبہ اس نسبت سے بلند ہوا ہے۔ حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس پر نبوت ورسالت، امامت و عصمت ختم ہو گئی۔ آپ کی ختم نبوت کا انکار دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے بہت سے بد دماغ اور کج فہم اس دور میں ایسے بھی ہوئے ہیں جنھوں نے آفتابِ ختم نبوت کے سامنے اپنی جعلی نبوت کی موم بتی جلانے کی کوشش کی مگر تا بکے؟

انہی احمقوں میں مراق کا ایک مریض مرزا غلام احمد نامی شخص سکنہ قادیان بھی تھا۔ جسے ٹیچی ٹیچی نامی "بلا" وحی کیا کرتی۔ اس مجہول الدماغ کے چیلے چانٹوں اور شتونگڑوں کا گڑھ ربوہ ہے۔ جسے انہوں نے اپنے زعم میں ایک عرصہ تک ملک کے اندر ایک دوسرا ملک بنائے رکھا۔ مگر احرار کی یلغار سے کب تک محفوظ رہ سکتے تھے؟ وہ دن بھی آیا جب ربوہ کے در و دیوار احرار والوں، حق کے متوالوں کے نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اور نعرۂ ختم نبوت سے گونج اٹھے۔

اسلام ہو پھر غلغلہ انداز جہاں میں
احرار کی یلغار پہاڑوں کو ہلا دے

۱۲ ربیع الاول ---- جس کا سال بھر انتظار رہتا ہے۔ اس روز مرکزِ کفر ربوہ میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام جامع مسجد احرار ربوہ میں سیرت النبی کانفرنس اپنی پوری آن بان اور شان و شوکت سے منعقد ہوتی ہے۔ حسبِ سابق اس سال بھی ۱۲ ربیع الاول کو سولھویں سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس تھی۔ جس کی تیاریاں کئی روز سے شروع تھیں۔ بیرونی وفود ایک روز قبل ہی مسجد احرار پہنچنا شروع ہو گئے۔ اس مرتبہ حاضری پہلے سے تقریباً دو گنی تھی اور یہ محض اللہ کا فضل تھا۔ صبح دس بجے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ قاری اصغر عثمانی صاحب کی تلاوت سے ابتدا ہوئی نعت و نظم کا سلسلہ چلا، مقررین نے اپنے خطابات میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر مختلف پہلوؤں اور حوالوں سے روشنی

ڈالی۔ آپ کا مقصد بعثت اور آپ ﷺ کی نجی اور اجتماعی زندگی کے متعلق لوگوں کو بتایا۔ سنایا اور سمجھایا۔ ان مقررین میں مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مولانا محمد مغیرہ، حافظ کفایت اللہ مولانا خالد مسعود گیلانی، مولانا غلام مصطفےٰ صاحب مولانا محب النبی، مولانا محمد یوسف احرار، مولانا اللہ بخش صاحب، اور دیگر بہت سے مقررین نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے دینی، مذہبی، سیاسی، معاشی، معاشرتی پہلوؤں کو بیان کیا۔ یہ سلسلہ ظہر تک چلا۔ نمازِ ظہر کے بعد جلوس کی تیاریاں ہوئیں۔ جناب سید محمد کفیل بخاری نے احرار کارکنوں کو جلوس کے متعلق ہدایات دیں۔ اس کے بعد قائدین احرار کی قیادت میں جلوس مسجد احرار سے روانہ ہوا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جلوس ربوہ کی شہری حدود میں داخل ہو گیا۔ نعرے لگ رہے تھے۔

.... نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت محمد رسول اللہ........ ختم نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد،......... شہداء جنگ یمامہ زندہ باد، شہداء ۵۳ء زندہ باد،....... امیر شریعت زندہ باد،........ احرار رضاکاروں کے دلوں میں ایک جذبہ تھا، ایک ولولہ اور غلغلہ تھا۔ اوراحرار والوں کی ہیبت سے ربوہ کے باسیوں پر دبدبہ تھا۔ جلوس دھیرے دھیرے اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہا۔ ... راستہ میں کادیانیوں کا اقصیٰ چوک پر معبد آ گیا......... جس کے سامنے احرار رضا کار قطاریں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ یہاں نواسہ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری مخاطب تھے اور رضا کار گوش بر

بے نظیر کا گٹار کلچر کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کا کلچر ہے۔

آواز!........وہ کہہ رہے تھے۔

احرار کے جانثار ساتھیو!

تمہاری کیا ہی بات ہے۔ تم نے اپنے آغاز میں انگریز کی نصرانی حکومت کے دانت کھٹے کئے اور انکے اقتدار کا بوریا بستر گول کر دیا........ وہ کہتا تھا کہ میری سلطنت اتنی وسیع ہے کہ اسمیں سورج غروب نہیں ہوتا۔ بخاری نے کہا تھا "تمہاری سلطنت غروب ہو رہی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے، تمہارا اقتدار، تمہارا غرور و تکبر ہمارے پاؤں تلے روندا جارہا ہے"......... ہاں ہاں شاہ جی نے کہا تھا

"وہ دیکھو انگریز جارہا ہے"۔ قوم نے پلٹ کر دیکھا تو انگریز اپنی پھٹی ہوئی پتلونوں اور دریدہ شرٹوں کے ساتھ بکھرے بالوں کے ساتھ اپنے گورے چہروں پر لعنت کی سیاہی لئے الٹے قدم بھاگ رہا تھا۔ شہداء جنگ آزادی کا خون رنگ لا رہا تھا۔ اور آزادی کا سورج طلوع ہو رہا تھا۔

انہی شکست خوردہ انگریز حکمرانوں کے بوٹ اپنی زبانوں سے پالش کرنے والے مرزائیو!

انگریز کی ٹکسال میں گھڑی ہوئی مہر شدہ جھوٹی نبوت کے وارثو!

امریکہ کے ایماء پر پاکستان میں دینی روایات کو ذبح کیا جا رہا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ تم لوگ ختم نبوت کے منکر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہو۔ اور اپنے لئے اخروی عذاب کو تم نے پسند کر لیا ہے۔

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اسلام میں داخل ہونے کا صرف ایک دروازہ ہے اور اس سے خارج ہونے کے کئی روزن ہیں۔ جہاں کوئی نافرمانی ہوئی۔ سنت کا انکار کیا تو مسلمان نہ رہے۔ اور جو لوگ ختم نبوت کا انکار کر دیں وہ کیسے مسلمان رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال مرحوم، جس نے کہا تھا قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے، یہ انگریزوں کے ایجنٹ ہیں، ملک قوم اور وطن تینوں کے غدار ہیں۔

اس اقبال کا فرزندِ ناہموار...... جاوید اقبال کہہ رہا ہے کہ "یہ احمدیوں والا مسئلہ ملاؤں نے اٹھایا تھا۔ آج قائد اعظم زندہ

مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں کے مقاصد میں اسلام اور انسانیت کی خوشحالی و فلاح نہیں ہے

ہوتے تو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا جاتا" میں کہتا ہوں جاوید اقبال! .... اگر آج اقبال زندہ ہوتے تو تمہارا وہی حشر کرتے جو اپنے بیٹے آفتاب اقبال کا کیا تھا۔ اور جو اپنے قادیانی بھائی کے ساتھ کیا تھا۔ اقبال، جاوید کو غیر مسلم قرار دیکر اپنی جائداد سے عاق کر دیتے۔

انہوں نے کہا کہ بعض سینیٹرز، ایم این ایز اور ایم پی ایز قوم کو یہ دیا کھیان اور بھاشن دے رہے ہیں کہ "ہم نے دینی قوتوں کو ختم کر دیا ہے ان کو شکست دیدی ہے"۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ ووٹ اور انتخاب کوئی معیار نہیں ہم روزِ اول سے اس مؤقف کے قائل ہیں کہ جمہوریت کا ہمارے دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اس کے ذریعے اسلام آسکتا ہے۔ ہمارا دین صرف عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ہمیں سیاست میں معیشت اور معاشرت میں، زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے۔ اس ملک میں کروڑوں مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جن کے دلوں میں اس دینِ اکمل کے انقلاب کا جذبہ سمندر کی طرح متلاطم ہے۔ ان کی آنکھوں میں انقلاب مصطفوی کی چمک ہے۔

انہوں نے احرار رضا کاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

پاکستان کی خاموش دینی اکثریت انتخاب نہیں، دینی انقلاب کی منتظر ہے

"ہماری کامیابی کا راز اتباعِ رسول اور اتباعِ سنت نبوی میں ہے بس اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ انشاء اللہ ناکامی تمہارا سامنا بھی نہ کر سکے گی۔ کامیابی تمہارا مقدر اور نصرت تمہارے قدموں کے نیچے ہو گی۔

ان کے بعد خطیب احرار مولانا محمد مغیرہ گویا تھے

"مرزائیو! تم لاکھ جتن کر لو، لاکھ ہاتھ پاؤں مار لو مگر شکست تمہارا نصیب ہو چکی ہے۔ اور تمہاری آخری منزل وہ منزل ہے جس کو قرآن مقدس نے جہنم کا نام دیا ہے۔

ہم محبت سے کہتے ہیں کہ جہنم کی اس آگ سے بچنا چاہتے ہو تو آؤ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں گر پڑو کہ

کامیابی اسی میں ہے۔

یہاں سے جلوس دوبارہ منظم ہوا۔ اور آگے بڑھنے لگا۔ قائد احرار فاتح ربوہ ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ قیادت فرما رہے تھے۔ اور احرار اپنے قائد کی متابعت میں چل رہے تھے پھر وہی نعرہ ہائے تکبیر و توحید اللہ اکبر، اللہ احد سے فضا معمور تھی۔ چلتے چلتے "ایوانِ مذموم" آگیا جلوس پھر رک گیا۔ احرار کے نوجوان رہنما جناب عبداللطیف خالد چیمہ آگے بڑھے اور کہا

تلاشِ منزل میں چل پڑے ہیں، بجا کہ زادِ سفر نہیں ہے
مگر ہمیں کامراں رہیں گے کہ ہم کو مٹنے کا ڈر نہیں ہے

اور

رسرے عزیزو تمہیں گماں ہو کہ غم کے بادل نہیں چھٹیں گے
نہیں نہیں ایسی کوئی شب نہیں ۔ کہ جس کی روشن سحر نہیں ہے

اس کے ساتھ ہی انہوں نے نعروں کی فلک شگاف گونج میں ابن امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کو

مسلمانوں کی کامیابی کا راز اتباع رسولؐ میں مضمر ہے

دعوتِ خطاب دی...... حضرت شاہ جی تشریف لائے اور خطبۂ مسنون کے بعد فرمایا

اے راہ حق کے سفیرو وفا کے متوالو
تمہیں بزرگوں کی روحیں سلام کہتی ہیں

اللہ کے دیوانو! وفا کے متوالو! احرار ساتھیو!

آپ کو صد ہا صد مبارک ہو کہ آپ صرف اور صرف دین کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کا مقصد ووٹ، الیکشن اور کسی کی ذاتی مخالفت نہیں ہے۔ آپ کا مقصد وہ عظیم الشان مقصد ہے۔ جس کی بنیاد پر سارا دین قائم ہے۔ اس مقصد کے ساتھ تو دنیا کا کوئی پروگرام اور نظم و نسق نہیں ملتا۔ پاکستان کی جماعت مسلم لیگ ہو یا پیپلز پارٹی۔ ان دونوں کے منفی مقاصد ہیں۔ ان کے مقصد میں دین یا انسانیت، خوشحالی اور فلاح شامل نہیں ہے۔ ہمارا اور آپ کا مقصد ہماری اور آپ کی اصلاح ہے۔ ہماری دنیا کی بہتری اور ہماری آخرت کی نجات ہے۔ اور یہ سب سے بڑا مقصد ہے میں ربوہ کے ہموطن مرزائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس عظیم مقصد میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔ وہ آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا چراغ روشن کر دیں۔ اس کو بجھانے کی فکر مت کریں۔ اس کو بجھانے والا کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ غلام احمد قادیانی کو بے شک تم مرزائی بہت بڑا آدمی مانتے ہو۔ لیکن مرزا غلام احمد نے حضور ﷺ کے بعد پیدا ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنے آپ کو محمد و احمد کہا۔ تمام مسلمانوں کو گالیاں دیں۔ ان کی ماؤں بہنوں کو گالیاں دیں۔ علماء کرام کو گالیاں دیں۔

دین کا کام کرنے والے کارکنوں سے نہایت بے باکی و بیہودگی اور ناشائستگی سے مخاطب ہوا۔ عربی اسکو صحیح نہیں آتی، فارسی اسکو صحیح نہیں آتی۔ اور حادثہ یہ ہے کہ اسی ربوہ میں وہ صاحب رہتے ہیں جو مرزا صاحب سے اچھی عربی لکھتے ہیں۔ اسکے باوجود یہ لوگ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ غلام احمد قادیانی کے باوا جان، دادا جان، دیگر اعزہ و اقارب تمام انگریزوں کے پروردہ ہیں ۱۸۳۱ء سے لیکر ۱۸۶۳ء تک یہ خاندان سکھوں اور انگریزوں سے پرورش پاتا رہا۔ سر لیپیل گریفن کے دربار میں غلام احمد کو کرسی ملی۔ اس دور میں سات سو روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر ہوا۔ اور جے سنگھ بہادر نے غلام احمد کادیانی کو اس دور میں لکھنے کے لئے دو ہزار روپیہ دیا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اگر ان کا پروگرام دین ہوتا تو دین تو سرمائے کا محتاج نہیں ہے۔

شاہ جی نے خطاب کرتے ہوئے کہا

مسلم لیگ وہ جماعت ہے جس نے تیرہ ہزار مسلمانوں کو سن ۵۳ء میں ختم نبوت کا نام لینے کی وجہ سے شہید کیا۔ پیپلز پارٹی وہ جماعت ہے جس نے **ایف ایس ایف** کے ذریعے ۷۳ء میں **درجنوں** مسلمانوں کو شہید کیا یہ علیحدہ بات ہے کہ بعد میں بھٹو نے ان کو ناٹ مسلم لکھ دیا نان مسلم نہیں کہا۔ نان مسلم تو ضیاء الحق نے آ کر کہا۔ ہمارا کلچر وہ نہیں جو بے نظیر گٹار کی شکل میں دے رہی ہے۔ بلکہ ہمارا کلچر تو وہ ہے جو حضور ﷺ نے دیا۔ اور

شکست مرزائیت کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے

حضور ﷺ نے فرمایا گانا بجانا مکمل حرام ہے۔ اسکی گنجائش قطعاً نہیں۔ گٹار کلچر کفار و مشرکین، یہود و نصاریٰ کا ہے۔ قبل از اسلام کفار کا کلچر ہے۔ پاکستان میں بے نظیر حکومت امریکہ کے ایماء پر دینی روایات ذبح کر رہی ہے۔ اسلام آباد میں گرینڈ کلچر شو اسی کا حصہ تھا۔

انہوں نے کہا کہ افسوس علماء کرام جہاد کے مقدس فریضہ کو بھول گئے اور مزاحمت کی بجائے مفاہمت کی راہ اختیار کر لی۔ حالانکہ ملک کی خاموش اکثریت افغانستان اور الجزائر کی طرح دینی انقلاب کی منتظر ہے۔

حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا

یہ ملک مسلمانوں کا ہے یہاں وہی نظام پنپنے دیا جائیگا جو اللہ نے نبی آخر الزماں ﷺ پر نازل کیا۔ اور جس کو صحابہ کرام نے اپنا لہو دیکر دنیا میں قائم کیا۔ شاہ جی کے خطاب ختم ہونے پر جلوس ایک دفعہ پھر منظم ہو کر اپنی آخری

علامہ اقبال اگر آج زندہ ہوتے تو جاوید اقبال کو غیر مسلم قرار دیکر تمام جائیداد سے عاق کر دیتے

منزل کی طرف چلا۔ ربوہ کے بس سٹاپ پر جلوس رک گیا جہاں چنیوٹ کے معروف ایڈووکیٹ اور تحریک طلباء اسلام کے سابق صدر جناب ملک ربنواز صاحب کا مختصر اور ولولہ انگیز خطاب ہوا جس میں انہوں نے کہا۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں سے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ اسلام تو آفاقی دین ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا۔ بلکہ خطرہ پاکستان کی سلامتی کو ہے حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں اور انکی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی لگانی چاہیئے آخر میں دعا ہوئی

اور جلوس پر امن طور پر منتشر ہو گیا۔
مسجد احرار میں جلسہ کے اختتام پر ایک قرار داد بھی متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں کہا گیا
توہین رسالت کیس میں مجرم کی گرفتاری کو یقینی بنایا جائے۔
وفاقی حکومت عدالتوں پر اثر انداز ہو کر خطرناک قادیانی مجرموں کو رہا کر رہی ہے اس عمل کو فوری طور پر روکا جائے۔
ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل در آمد کرایا جائے۔
قادیانی ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ، ہفت روزہ لاہور کو بند کیا جائے۔ اور ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو ضبط کیا جائے۔

قادیانیوں سے اسلام کو نہیں بلکہ پاکستان کو خطرہ ہے

سعودی عرب کی طرح پاکستان میں ڈش انٹینا پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔
چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔
محکمہ انکم ٹیکس چنیوٹ کے قادیانی کلرکوں کو برطرف کر کے ان کے خلاف الزامات کی تحقیقات کرا کر سزا دی جائے۔
(اس مطالبہ میں چنیوٹ کی تنظیم تاجران، انجمن اہلیانِ شہر، انجمن نوجوانانِ اسلام شریک ہیں)

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سرفروشانِ احرار نے بھرپور افرادی قوت کے ساتھ کانفرنس میں شرکت کی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ایک سو افراد پر مشتمل قافلہ احرار جناب حاجی عبدالعزیز اور صلاح الدین صاحب کی قیادت میں پہنچا۔ ملتان سے دو قافلے جناب سید کفیل بخاری اور شیخ فضل الرحمٰن کی قیادت میں، گڑھا موڑ، میلسی اور وہاڑی کے قافلے مولانا محمد اسحٰق سلیمی اور جناب ڈاکٹر منظور احمد صاحب کی قیادت میں، رحیم یار خان سے مولانا بلال احمد، فیصل آباد سے محترم صوفی غلام رسول نیازی اور محمد اشرف علی، گوجرانوالہ سے شیخ عبدالمجید احرار امرتسری اور جناب محمد انور، مرید کے سے جناب حکیم محمد صدیق تارڑ، چکڑالہ سے جناب کپتان غلام محمد اور امتیاز حسین صاحب، تلہ گنگ سے جناب محمد عمر فاروق اور محمد اشفاق صاحب، سلانوالی سے سید خالد مسعود گیلانی، اور قاری محمد اصغر عثمانی صاحب، چیچہ وطنی سے عظیم الشان قافلہ جناب عبداللطیف خالد چیمہ، لاہور سے میاں محمد اویس، ناگڑیاں، گجرات سے حافظ ضیاء اللہ، سیالکوٹ سے محمد ارشد صاحب حاصل پور، قائم پور، بستی شام دین، بستی شہلی غربی کا قافلہ جناب ابو معاویہ حافظ کفایت اللہ صاحب، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حافظ محمد اسمٰعیل، کمالیہ سے حافظ محمد صدیق، مظفر گڑھ سے صوفی واحد بخش صاحب بہاولنگر سے حکیم عبدالغفور صاحب اور ربوہ کے مضافات چھنی، کھچیاں، ڈاور، شاہین آباد، لالیاں اور دیگر بستیوں سے چھوٹے بڑے قافلے پورے ذوق و شوق کے ساتھ جوق در جوق کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام

بقیہ صـ ۳۸ پر